تقریر حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ بہ تقریب سنگ بنیاد

۱۵ جون ۱۹۱۲ء قریب ۶ بجے شام

(بعد اصلاح حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ شائع کی جاتی ہے ایڈیٹر)

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ؀

تاریخ عالم کا ابتدا معلوم نہیں

عمارتیں دُنیا میں بہت بن رہی ہیں بنتی رہی ہیں اور بنتی رہیں گی۔ اور اسقدر عرصہ سے بنتی آئی ہیں۔ کہ میرے نزدیک اس پر زمانہ دراز گذر گیا ہے۔ اتنا بڑا زمانہ کہ اگر ارب۔ کھرب۔ سنکھ مہاں سنکھ بھی کوئی تجویز کرے اور اس کو سنکھ مہاں سنکھ کے غیر نہائت عدد سے ضرب دے پھر بھی وہ اس وقت تو احمق و نادان ہے جو تجویز کرے کہ دُنیا کب سے آباد ہے اللہ تعالیٰ ہی اس حقیقت اور زمانہ کو سمجھتا ہے توراۃ میں بھی تاریخ لکھی ہے۔ ویدوں سے بھی تاریخ کا پتہ دیا جاتا ہے۔ ژند و ستا اور گاتھا سے بھی زمانہ کی تاریخ ظاہر ہوتی ہے۔ دساتیر میں تاریخ عالم ہے۔ مگر قربان جاؤں اس کامل کتاب قرآن کریم کے جس نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی حد بندی نہیں کی۔ قرآن مجید نے نہیں بتایا کہ دُنیا کب سے ہے اور یہ سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ربّ۔ رحمٰن۔ رحیم۔ داتا بخشنہار ہے اس کی کوئی حد مقرر نہیں کہ اس قدر عرصہ سے ہے پس قرآن کریم کو پڑھکر اور سمجھ کر میرا ایمان یہی ہے کہ معلوم نہیں کہ **دُنیا کب سے قائم ہوئی ہے؟** میں اس **کتاب** پر دل و جان سے قربان ہوں جس سے ہر امر میں ایسی راہ بتاتی ہے۔ جو نہائت محفوظ اور مامون ہے اور اس پر کوئی زد اور اعتراض ہو ہی نہیں سکتا۔

شیخ صاحب سے حضرت اقدسؑ کا وعدہ

پس جب ہمیں قطعاً معلوم نہیں کہ دُنیا کب سے ہے۔ تو یہ امر صاف ہے کہ کسی غیر معلوم زمانہ دراز سے دُنیا میں عمارتیں بن رہی ہیں یہ کوئی نئی بات نہیں اس کی بنیادیں رکھی جاتی ہیں۔ میرے آقا میرے محسن (حضرت مسیح موعودؑ) نے شیخ صاحب (شیخ رحمت اللہ صاحب) سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ان کی عمارت کی بنیاد اپنے ہاتھ سے رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء ایسا ہی ہوا۔ کہ آپؑ کے اس وعدہ کی تعمیل آپؑ کا ایک خادم کرے شیخ صاحب نے لکھا کہ تم آؤ۔ میں بیمار ہوں اور بعض اعضاء میں درد کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے۔ مگر میرے دل میں یہ جوش ہے۔ کہ

اپنے پیارے کے منہ سے نکلی ہوئی بات پوری کرنی چاہتا ہوں

مجھے رسومات اور بدعات سے نفرت ہے اور سُنّت سے محبت ہے۔ آج نہیں بچپن سے میری فطرت میں یہ ایک جوش ہے۔ کہ وحدہ لاشریک کا فدا ہوں اور شرک سے کلی بیزار ہوں۔ اور ایسے امور سے نفرت کرتا ہوں جن میں کوئی رسم و بدعت ہو۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مجھ پر کوئی زمانہ ایسا نہیں آیا کہ میں نے شرک و بدعت کو پسند کیا ہو۔

غرض عمارات جیسا کہ میں نے کہا لا انتہا زمانہ سے بنتی چلی آئی ہیں اور بنتی چلی جائینگی۔ لاہور ایک ایسا شہر ہے کہ بہت پرانی تاریخ میں اس کا پتہ ملتا ہے۔ سفینۃ الاولیا میں دارا شکوہ کا قول میں نے پڑھا ہے کہ تیس ہزار قرآن کریم کے حافظ اس وقت یہاں تھے جب وہ یہاں اُترے ہوئے تھے یہ لمبا زمانہ نہیں۔ ایک ہزار ہجری کے بعد کا زمانہ ہے بلکہ بہت ہی قریب کا زمانہ ہے۔ اب میں نہیں سمجھتا ہوں کہ تیس ہزار کے بدلہ میں تین ہزار بھی ہوں۔ اس وقت تو تیس ہزار وہ تھے جو بادشاہ کے سامنے ثبوت دے سکتے تھے اب ایسے نہ ملیں گے۔

چونکہ ان کو میاں میر صاحب سے ارادت تھی اس لئے ان کے حرم سرا سے وہاں تک جانے کے لئے ایک پردہ دار سڑک بنی ہوئی تھی۔

پھر اس سے بھی پیچھے جائیں تو محمود غزنوی کے زمانہ میں بھی لاہور کے تاریخ عمارت کے عجائبات معلوم ہوتے ہیں۔ محمودؒ بڑا عاقبت اندیش تھا۔ اس سے غلطیاں بھی ہوئیں نیکیاں بھی ہوئیں۔ فارسی کا رواج اسی نے ڈالا۔ اس کے بیٹے ابراہیم نے لاہور دارالسلطنت تجویز کیا تھا۔ رنگ محل کے ادھر ایاز کی قبر ہے جو ایک کشمیری پنڈت تھا۔ اور مسلمان ہو گیا تھا محمود غزنوی کو اس سے بہت محبت تھی اور ان کے محبت کے بڑے اسباب لکھے ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ جب محمود قنوج پر حملہ آور ہوا تو بعض لوگوں کو تعجب ہوا کہ ایک کشمیری پنڈت سے جو نو مسلم ہے اسقدر محبت کیوں ہے؟ محمود کو یہ بات پہنچی۔ راستہ میں محمود نے ایک پہاڑی کی طرف جھک کر دیکھا لوگوں نے خیال کیا کہ قدرت کا نظارہ کرتے ہوں گے۔ مگر ایاز فوراً اپنی فوج کا دستہ لیکر پہاڑی پر چڑھ گیا۔ تب محمود نے کہا کہ ایاز سے پوچھو وہ پہاڑی پر کیوں چڑھ گیا۔ اس نے کہا کہ میں جانتا ہوں۔ بادشاہ عاقبت اندیش ہے بیہودہ نکمی حرکات نہیں کرتا اور اس کا دیکھنا بے وجہ نہیں۔ محمود نے جب پہاڑی کو دیکھا تو میں نے سمجھا کہ کوئی **خطرہ** ضرور ہے اس پر محمود نے ان لوگوں کو کہا کہ ایاز ہمارا **مزاج شناس** ہے اور خدمت کرتا ہے اس ایاز ہی کی قبر کو لاہوری کم جانتے ہیں۔ میں تو عبرت کے لئے وہاں چلا گیا۔ اس سے پہلے عربوں کے حملہ کے وقت بھی آباد تھا۔ غرض میرا مقصد لاہور کی تاریخ بیان کرنا نہیں یہ ایک تاریخی مقام ہے سب جانتے ہیں۔ پس میں اصل غرض بیان کرتا ہوں عمارتیں ہمیشہ سے دُنیا میں بنتی ہیں بنتی رہیں گی اس عمارت کے ارد گرد بھی تازہ عمارتیں بنی ہوئی اور بن رہی ہیں

اس عمارت سے ہمارا شخصی اور قومی تعلق

مگر اس عمارت کے ساتھ ہمارا ایک خاص تعلق ہے اور یہ تعلق شخصی بھی ہے اور قومی بھی۔ شخصی تو یہ کہ حضرت صاحب نے وعدہ فرمایا تھا کہ اس عمارت کی بنیاد رکھیں اور حضرت صاحب کا ایک خادم اس وعدہ کو پورا کردے قومی تعلق یہ ہے کہ اس عمارت میں ہماری قوم* کا بھی ایک حصّہ ہے اس لئے قوم کو چاہیئے

* فٹ نوٹ از ایڈیٹر۔ حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کا اشارہ اس وصیّت کی طرف ہے جو شیخ صاحب نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہوئی ہے کہ اس کا تیسرا حصّہ قومی خدمات کے لئے ہوگا۔

کہ درد دل سے دعا کرے کہ انجام بخیر ہو اور اس مکان میں جو بسنے والے ہوں جو اس کے مہتمم ہوں۔ وہ راستباز ہوں اور نیکی سے پیار کریں۔ اگر اس مکان کے رہنے والے سچے۔ راستباز اور متقی۔ مومن ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بڑھائیگا اور پھیلائیگا اور جسقدر یہ عمارت بڑھیگی اُسی قدر ہماری قوم متمتع ہوگی۔ کیونکہ اس کا اس سے تعلق ہے۔

بنیادی پتھر کی اصل قرآن میں

میں نے کہا ہے کہ میں ہمیشہ سنت کو پسند کرتا رہا ہوں۔ اس لئے میں نے قرآن کریم میں غور کیا ہے کہ قرآن مجید میں کسی عمارت کا پتھر رکھنا ہے یا نہیں۔ یا یوں ہی ایک بات بنائی ہے تو میری توجہ اس آیت کی طرف ہوئی جو میں نے پڑھی ہے کہ بعض عمارتوں کی بنیادیں تقوٰی پر ہوتی ہیں اور اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہوتی ہے۔ یہ آیت مسجد نبوی کے متعلق ہے اس مسجد نبوی کے مقابلہ میں بھی ایک پتھر رکھا گیا تھا مگر انجام کیا ہوا؟ اس کو جڑھ سے اکھاڑ کر پھینک دیا گیا اور وہ جگہ نجاست پھینکنے کا میدان بنا۔ یہ لنبا قصہ ہے وقت اجازت نہیں دیتا کہ میں اس کو بیان کروں۔

یہ تو ہماری سرکار ہمارے مقتدا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بنیاد رکھنے کا ذکر ہے اس سے بھی بہت پہلے ایک پتھر رکھا گیا تھا۔ اور وہ وَادٍ غَیرِ ذِی زَرعٍ میں رکھا گیا جو ابوالملۃ ابراہیم نے رکھا تھا۔ اس پتھر کے متعلق بہت وسیع باتیں ہیں۔ وہ بنیادی پتھر اب تک موجود ہے اور حاجیوں کو تاکید ہے کہ وہاں چکر لگا کر ابراہیمی دعائیں کریں۔ حضرت ابراہیم نے سات عظیم الشان دعائیں مانگی ہیں اور سات دفعہ چکر لگانے کا حکم ہے۔ حجر وہاں سات دفعہ چلی ہے۔ اور سات ہی وہاں نشان (آیات اللہ) ہیں۔ اس عمارت کی بنیاد اسی تقوٰی اور رضاء الٰہی پر رکھی گئی۔ آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ کیسی بابرکت ہے اور مدینہ طیبہ کی وہ عمارت جس کا پہلے ذکر کیا ہے۔ آج دنیا پر اس کی وسعت پھیلی ہوئی ہے اور وہ بڑی ہی بابرکت ہے۔ غرض مکہ معظمہ کی عمارت بھی تقوٰی پر رکھی گئی اور مدینہ منورہ کی عمارت بھی

میں اس عمارت کی بنیاد اُسی نیت اور غرض سے رکھتا ہوں۔ ہم اس وقت حضرت صاحب کے خاندان کے پانچ آدمی موجود ہیں۔ (خلیفۃ المسیح۔ صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد۔ صاحبزادہ بشیر احمد۔ صاحبزادہ شریف احمد۔ نواب محمد علی خان صاحب)

اور میں نے کہا ہے کہ ساری قوم کا اس عمارت میں حصہ ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو بابرکت کرے اور شیخ صاحب جن سے ہم کو محبت ہے۔ اُن کی اولاد کو بھی ہمارے ساتھ محبت بخشے۔ میں شکایت نہیں کرتا۔ بلکہ دعا کے رنگ میں چاہتا ہوں کہ وہ ایسے ہوں۔ وہ بڑے سفروں میں جاتے ہیں مگر ہم سے اس طرح پر نہیں ملتے جس طرح ان کے والد ملتے ہیں۔ اب میں دُعا کرکے ایک اینٹ رکھدیتا ہوں پھر میرے بعد صاحبزادہ مرزا محمود اور بشیر اور شریف اور نواب صاحب دعا کرکے ایک ایک اینٹ رکھدیں

یہ فرما کر آپ نے ایک اینٹ لی اور نہائت توجہ الی اللہ کے ساتھ دعا کرکے اسے ایک مقام پر رکھدیا اور پھر صاحبزادہ صاحبان نے ارشاد کے موافق ایک ایک اینٹ رکھی اور بالآخر نواب صاحب نے رکھی اس موقعہ پر نواب صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا کہ

دامادوں کے متعلق تو بڑی بڑی بحثیں ہوئی ہیں اس لئے آپ ضرور دعا کرکے اینٹ رکھدیں۔ میں دعاؤں کا بڑا معتقد ہوں۔

یہ کلمہ میاں شریف احمد صاحب کے اینٹ رکھنے پر فرمایا۔

اس کے بعد آپ نے اور حاضرین نے دعا فرمائی بعد دعا فرمایا جس غرض کے لئے ہم آئے تھے خدا کے فضل سے ہم اس سے فارغ ہو چکے ہیں۔ اب ہم آزاد ہیں۔

ایڈیٹر الحکم کو مخاطب کرکے فرمایا کہ شیخ صاحب سے کہدو کہ ہم آپ کے کام سے فارغ ہوچکے اور حضرت صاحب کے وعدہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے پورا کرچکے اب ہم آزاد ہیں خواہ صبح چلے جاویں یا شام کو۔ میں نے شیخ صاحب کو یہ پیام اسی وقت پہنچا دیا کیونکہ وہ پاس ہی موجود تھے۔ یہ سن کر ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور نہائت رقت بھرے لہجہ میں عرض کیا کہ

جو غلام ہو اُس کو آقا کو آزاد کرنے کی کیا جرأت

اس پر فرمایا مجھے قادیان سے باہر مزا نہیں آتا۔ میں کیا کروں میری حالت ہی ایسی ہے چونکہ حضرت کے منشاء سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ ۱۶ کی صبح کو ہی چلدیں مگر احباب لاہور نے حضرت کے ایک عام لیکچر کا اعلان کیا تھا اس لئے میں نے عرض کیا کہ کل ۱۶ کی شام کو تو حضور کے ایک لیکچر کی تجویز ہے فرمایا اچھا۔ اسی ضمن میں پھر از راہ کرم خاکسار ایڈیٹر کو فرمایا کہ میں نے ایک خاص رنگ میں قوم کو دعا کیلئے توجہ دلائی ہے اس عمارت میں قوم کا ایک حصہ ہے۔ اس طرح پر یہ تقریب بعافیت ختم ہوئی۔

سنگ بنیاد کی تقریر کے ضمن میں بعض ارشادات

سنگ بنیاد کی تقریب جب حضرت فرمانے لگے تو صاحبزادوں کو بلا کر اپنے پاس کھڑا کیا اور پھر نواب صاحب (جو پیچھے کھڑے تھے) کو بلایا کہ آگے آؤ ان میں ان کو کھڑا کیا اور پھر خود کرسیاں لانے کے لئے کہا دیا اور ان چار بزرگوں کو اپنے سامنے بیٹھنے کا حکم دیا۔ ان کو بیٹھنے میں تردد تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کھڑے ہیں۔ فرمایا

"میں تو تمہاری خدمت کرتا ہوں اور تمہارا ہی کام کر رہا ہوں۔ تمہارے باپ کی جو میرا محسن اور آقا ہے۔ میرے دل میں بڑی عظمت ہے آپ بیٹھ جاویں"

میں تو کھڑا ہو کر ہی تقریر کرونگا۔ میں بیٹھ کر تقریر کرنے کا عادی نہیں اور نہ ہمارے سلف سے یہ ثابت ہے۔ ہمارے سلف جب کوئی چھوٹی یا بڑی تقریر کرتے تھے تو وہ کھڑے ہو کر کرتے تھے۔ میں تو لمبی تقریر بھی کھڑے ہو کر کرتا ہوں اور یہ تو چھوٹی سی تقریر ہے۔

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

روایات میں چھپے ہوئے انمول موتی

(از حضرت چشمۂ فیض امیر المومنین خلیفۃ المسیح سلمہ الرحمٰن)

یا۔ اگر قرآن کے مطابق عمل کرو تو تمہارے سب کام سنور
ں ہمارے ملک میں ایک فقرہ بہت دغا کا ہے "خالق
لقت رکھنا مشکل ہے" یہ کفر کا کلمہ ہے۔ دیکھو۔ اب
انوں نے خلاف قرآن کیا تو تمام دُنیا میں ذلیل ہو گئے
ہیاں جا رہی ہیں تمہیں تو خبر نہیں مگر آجکل ہمیں بہت دُکھ
ہا ہے مسلمانوں پر ہر طرف سے تباہیاں آ رہی ہیں۔

یا۔ مہر حیثیت کے مطابق مقرر کرنا چاہیئے۔ متعہ ناجائز ہے
نا ہ۔

یا۔ امیں کے حقوق لونڈی سے زیادہ ہیں مگر سزا بھی
کو اسیل سے نصف ہو گی۔

۔ یہ سخت غلطی ہے کہ مرد عورت کوئی سودا لینے جاوے
ہے کھڑا رہے اور عورت چیزیں پسند کرے انگریزوں میں
م ہے۔ عورتوں کا یہ بہانہ ہے کہ مرد کیا جانیں خانہ داری
۔ یہ غلطی ہے۔ دیکھو! تم سب میری عزیز بیٹیاں بہنیں
حق کہتا ہوں کہ مردوں کے ماتحت کام کرو قرآن کریم
ہے۔ حافظات عورتیں وہ ہوتی ہیں جو خاوند کے
حفاظت اپنی عزّت کی حفاظت کرنے والیاں اولاد
بان ہوں۔

۔ اپنے گھروں کو جنت بناؤ۔ قرآن مجید نے مردوں کو
ملع بنایا ہے گھر میں ایک بادشاہ چاہیئے۔ مرد بادشاہ
س کی کمائی میں اسراف نہ چاہیئے۔ دیکھو! میں تم کو
محبت سے۔ اخلاص سے قرآن کریم کا حکم سناتا ہوں
نہ کرو۔ پانچ روپیہ کی آمد ہو تو بیس روپیہ کا خرچ
وسیا اگر بیس کی آمدن ہے تو پچاس کا خرچ نہ بنالو
مرد بیچارے کن مصیبتوں سے کماتے ہیں اور حلال
زق کمانا سخت مصیبت کا کام ہے۔ پھر اگر بیوی
متو حرام مال لانا پڑتا ہے میں نے بعض عورتوں کو

کچھ نصیحت کی۔ تو کہہ دیا۔ آپ ہنسی کرتے ہیں یا کہ . . . .
آپ سیدھے سادے آپ کو دنیاوی معاملات کی کیا خبر

فرمایا۔ بدظنی نہ کرو۔ بدظنی سخت گناہ کا کام ہے۔ عورتوں میں خاص کر یہ مرض بہت پھیلا ہوا ہے امام شعرانی نے ایک لطیفہ لکھا ہے کہ ایک ولی اللہ لڑکوں سے خدمت لیتے مگر بدظن لوگوں نے بہتان باندھا کہ یہ سیاہ کار ہے آخرکار ایک دن انہوں نے دعا کی کہ یا مولیٰ کریم! اس محلہ میں اور مجھ میں فیصلہ کر دے۔ آخر امام شعرانی فرماتے ہیں میں نے وہ محلہ دیکھا ہے اس میں اب تک کنچنیاں اور گنڈے اور ہیجڑے آباد ہیں۔ اللہ تعالیٰ بڑی غیرت والا ہے۔

فرمایا۔ لوگ اب عورتوں کو حصّہ نہیں دیتے ہم نے کسی شخص کو نصیحت کی کہ یہ مال اپنی بہن کو دیدو کہا میں کچھ نہیں دونگا۔ مگر اس کو بھی کچھ نہ ملا۔

فرمایا۔ اچھے اخلاق یہ ہیں۔ دغا۔ فریب۔ جھوٹ۔ تکبر۔ غیبت کم حوصلگی سے بچنا۔ مہمان نوازی۔ اخلاق سے پیش آنا۔

فرمایا۔ دین کی باتوں کی ہنسی نہ اڑاؤ۔ جو دین کی باتوں کو حقیر جانے اس کو مطلق محبّت کی نگاہ سے نہ دیکھو۔ اذان میں اللہ اکبر کیا اعلیٰ درجہ کا فقرہ ہے پھر ساری اذان کو غور سے سنو تو کیا لطیف مضمون ہے مگر ہمارے ملک کے لوگ اذان ہوتی تو کھڑے ہو کر سُنتے اور پھر چل پڑتے ہیں مگر اذان تو نماز کو بُلانے والی ہوتی ہے۔

فرمایا۔ عورتیں نماز میں بےحد سُست ہوتی ہیں خاص کر عصر شام۔ فجر کو تو ضرور بہانہ بنا لیتی ہیں کہ روٹی پکانی ہے۔

فرمایا۔ یہ آسان بات ہے کہ غریب بی بی شام کو روٹی پکائے تو ایک پانی کا لوٹا اور جا نماز چولہے پاس رکھے جب اذان ہو وضو کر وہیں نماز پڑھ لے۔

فرمایا۔ میری ماں نے تو باورچی خانہ میں تو ایک جانماز ایک کھونٹی پر ٹنگی ہوئی تھی۔ نماز کا وقت ہوتا تو بے تامل وہیں نماز پڑھ لیتیں۔

فرمایا۔ حکم قرآن ضرور کسی نہ کسی کو پہنچاتے رہو۔ عورتوں میں تبلیغ کا مادہ کم ہے اور جب ہم کسی کو کہتے ہیں کہ تبلیغ یعنی نیکی سمجھاؤ تو کہتی ہیں۔ اجی ہمیں کیا ضرورت کہ کسی کو رنجیدہ کریں۔ یا لڑائی مفت کی لے لیں۔ مگر یہ غلط راہ ہے کوئی بُرا مانے یا نہ تم حق کہنے سے نہ رکو۔

فرمایا۔ اولاد کے لئے دعائیں مانگو۔ بہت بہت دعائیں کرو تمہارے خاوند نیک ہوں۔ اولاد نیک ہو۔ لڑکی ہو یا لڑکا۔ مگر مانو۔ نیک ہو۔ خواہ لڑکی ہو۔ دیکھو! ہمارے سرکار رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلَّمْ کی ایک ہی بیٹی فاطمہ تھی مگر دیکھو! قیامت تک فاطمہ کی اولاد کو خدا تعالیٰ نے کتنا بڑھایا گویا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے باوا آدم معلوم ہوتے ہیں۔

فرمایا۔ بعض لوگ نادانی سے اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن مجید میں بار بار ایک ہی مضمون کیوں ہے۔ دیکھو! یہ انسان کی فطرتی بات ہے جس طرح بار بار سانس لینے کی۔ کھانے کی۔ پینے کی۔ ضروری حاجات کی ضرورت پڑتی ہے اسی طرح قرآن پاک کی نصائح سے سیاہی دل کی دور ہوتی ہے۔

فرمایا۔ بعض عورتیں نئی بیاہی دلہن کو بہکاتی ہیں کہ تیرا خاوند ایسا ہے۔ تجھے یوں اس پر حکمرانی کرنی چاہیئے۔ اس طرح مُنہ موڑے رکھنا چاہیئے تا وہ تیرا تابع ہو جاوے۔ یہ گمراہ کرنے والیاں ہوتی ہیں۔ ایسی عورتوں کو گھر میں نہ آنے دو۔ شریف بی بیاں ان کو منہ نہ لگائیں۔

درس ختم پر اکثر فرمایا کرتے ہیں۔

جاؤ۔ اپنے گھروں کو جنت بناؤ۔ اپنے خاوندوں کو راضی کر لو۔ اولادیں نیک تربیت والیاں بناؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں عمل کی توفیق عنائت کرے۔ آمین!

عاجزہ

سکینۃ النساء۔ از قادیان

جس نے زمیندار کی سپارش پر الحکم لیا ہوں وہ آج ہی الحکم کے بند کر دینے کے لئے حکم دے دے بلکہ ایسی ذلیل کوشش کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔

باوجودیکہ میں جانتا ہوں اور احمدی قوم آگاہ ہے کہ اسی **ظفر علی** نے **نقاش** کا برقعہ پہن کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں گندے گندے مضامین شائع کئے جو اسی شخص کی **فطرت** اور **اخلاقی حالت** کے مرقع ہیں لیکن آجتک میں نے کبھی احمدی قوم کو متوجہ نہیں کیا۔ کہ وہ ایسے شخص کے اخبار کو نہ خریدے اس کے مصیبت کے ایام میں احمدیوں نے اس کی جو مدد کی ہے کیا یہ اس کا شکریہ ہے کہ وہ آج احمدی قوم کے **امام** اور **پیشوا** کو بدنام کرنے کی ناپاک کوشش کرتا ہے ایسے **احسان فراموش** اور **کینہ ورد شمن** کے ساتھ میں پھر بھی احسان کرنے کا مشورہ دیتا ہوں لیکن کیا احمدیوں کی **حمیت** اور **غیرت** کا یہ تقاضا ہے۔ کہ وہ شخص جو ان کے امام کو گالیاں دے جس نے حضرت ام المومنین کی شان میں بیہودگیاں کی ہوں اور عالم کباب اور نزول مسیح فاہ یانی جیسے گندے اور دل آزار مضمون شائع کئے ہوں اور جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیم اطاعت و وفاداری گورنمنٹ کو **شیر انگلستان کی روبہانہ خوشامد اور دول اسلامیہ کی سفیہانہ مذمت** "قرار دیتا ہو اور اسطرح پر مسلمانوں میں تاج برطانیہ کی وفاداری اور ارادت کے پاک جذبہ کو نقصان پہنچاتا ہو۔ اس قابل ہے کہ ہم اس کو اپنا روپیہ دیکر گالیاں مول لیں۔ زمیندار کے مصیبت کے ایام میں ہمارے مکرم احباب نے زمیندار کی دستگیری فرمائی اور محض اس لئے کہ ایک گرتے ہوئے دشمن کے ساتھ بھی احسان کرنے سے ہمارا مذہب ہمیں نہیں روکتا۔ بلکہ جانور دل تک احسان کا دائرہ وسیع ہے مگر آج ہم دیکھتے ہیں کہ زمیندار نہ صرف گالیوں سے دل آزاری کرتا ہے بلکہ ہمارے امام اور ہمارے سلسلہ کے متعلق غلط اور محض تراشیدہ باتیں منسوب کر کے جماعت میں انتشار اور تشویش پھیلانے کا کام کر رہا ہے احمدی قوم کو ایسے مخفی دشمنوں سے ہوشیار رہنا چاہئیے وہ الحکم کے بند کر دینے کا اسی لئے فتوی دیتا ہے تا اس کی چالوں کو کوئی پبلک نہ کر سکے مگر وہ یاد رکھے کہ الحکم اور اس کی قوت بازو احمدی ہمعصر زمیندار کی **کرتوتوں** کو طشت از بام کرنے کے لئے ہمیشہ آمادہ ہیں۔

احمدی قوم کو ان **ریشہ دوانیوں** سے مطلع رہنا چاہئیے۔ جن کا سلسلہ زمیندار نے شروع کیا ہے چنانچہ ۹ جولائی کی اشاعت میں وہ لکھتا ہے کہ

"مولوی صاحب نے تو لاہور کی تقریر میں کھلے کھلے لفظوں میں صاف کہدیا تھا کہ ہم کسی کلمہ گو کو کافر نہیں سمجھتے **ہمارا اور عام مسلمانوں کا اختلاف اسی قسم کا اختلاف ہے۔ جیسا شیعوں اور حنفیوں کا ہے شیعی حضرت فاروق اعظم کے منکر ہیں۔ عام مسلمان مرزا غلام احمد کی نبوت غیر تشریعی کے قائل نہیں**"

یہ ساری ایجاد زمیندار کے **دماغ** کی ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح کی صرف ایک تقریر میں حاضر ہوا تھا۔ حالانکہ میں نے ان تقریروں کو نوٹ کیا پھر حضرت **خلیفۃ المسیح** رض نے صاف ہونے کے بعد ان کو پڑھا اور آپ کی اصلاح کے بعد وہ شائع ہو رہی ہیں اور زمیندار کا ایڈیٹر محلا ہور میں بیٹھا ہوا نئے مضمون تراش رہا ہے میں دعوی سے کہتا ہوں کہ جن الفاظ کو میں نے جلی کر دیا ہے۔ یہ الفاظ حضرت **خلیفۃ المسیح** رض کے منہ سے کبھی نہیں نکلے۔ اگر زمیندار کا ایڈیٹر سچا ہے تو اس کا **ثبوت دے** اور وہ ہرگز نہ دے سکیگا **ولو کان بعضہم لبعضٍ ظہیرًا**۔

حضرت **خلیفۃ المسیح** رض نے ہمیشہ یہ ظاہر کیا ہے کہ ہمارا اور دوسرے مسلمانوں کا اختلاف **اصولی اختلاف** ہے حالانکہ اسلام کے دوسرے فرقوں میں جو اختلاف ہے وہ **فروعی** ہے۔ زمیندار کی شرارت اس **غلط بیانی** اور **خود تراشیدہ** تقریر سے یہ ہے تا وہ حضرت **خلیفۃ المسیح** رض کے بیان میں **اختلاف** ظاہر کرے اور اس طرح پر لوگوں کو بدظن بنا دے مگر الحکم کا ایڈیٹر اس کی روبہانہ چالوں کو خوب تاڑتا ہے اس کا یہ داؤ اس جماعت پر نہیں چل سکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح رض نے قطعاً اس قسم کی تقریر نہیں فرمائی۔ اور احمدی قوم قطعاً کسی ایسی بات کو یقین کرنے کے لئے تیار نہیں جو سلسلہ حقہ کے اصولوں کے خلاف ہو اور قادیان کے اخبار اس کی تصدیق نہ کریں۔ الحکم کی ثقاہت اور اعتبار کے متعلق جو حملہ زمیندار نے کیا ہے اس کے لئے الحکم اپنے قانونی حقوق کو محفوظ رکھتا ہے۔ انشاءاللہ اس موقعہ پر معلوم ہو جائیگا کہ ایڈیٹر الحکم حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح رض کی تقریریں اپنے دماغ سے نہیں لکھا کرتا۔ بلکہ خود انہیں کی تقریریں ہوتی ہیں اور ان کی **اصلاح** کے بعد شائع ہوتی ہیں میں ایڈیٹر زمیندار اور اس کے معاونوں کو **چیلنج** کرتا ہوں کہ اگر وہ مرد میدان ہے اس میں **شرافت** اور **غیرت** ہے تو ثابت کرے کہ الحکم نے خلیفۃ المسیح رض کی جو تقریر شائع کی ہے وہ حضرت کی تقریر نہیں اور حضرت نے اس کو دیکھ کر **اصلاح** نہیں کی۔

ٹکے بٹورنے کا الزام الحکم پر غلط ہے ٹکے بٹورنے کے طریقوں کا راز اخبار **ملت** نے ابھی طشت از بام کیا ہے یا آنریبل خان بہادر محمد شفیع کی جبہ سائی اور سرکاری امداد کی خواہش کا اعتراض ظاہر کرتا ہے جس کا جواب ابتک نہیں دیا جا سکا اور الحکم کا ایڈیٹر تو اس معاملہ میں خدا کے فضل سے لاہور ہی کے اپنا ایک معزز کرم فرما کو پیش کر سکتا ہے جس نے الحکم کے تمام گذشتہ نقصانات کی تلافی کی سکیم پیش کی مگر ایڈیٹر الحکم نے محض ضمیر فروشی کی وجہ سے اسے رد کر دیا۔

ایڈیٹر زمیندار نے حضرت خلیفۃ المسیح رض سے اپنی ملاقات کے **واقعہ** پر بھی ناک بھوں چڑھایا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح رض کی **ایمانی غیرت کو کینہ** کا مترادف سمجھکر اس پر جرح کی ہے کوئی شخص جس کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل ہو کبھی بھی یہ تسلیم نہیں کر سکتا کہ **ایمانی غیرت** اور کینہ مترادف الفاظ ہیں یہ زمیندار کی **قابلیت** کا دوسرا ثبوت ہے۔

یہ بالکل درست اور صحیح ہے کہ حضرت **خلیفۃ المسیح** رض کو کسی جاندار کیا بے جان وجود سے بھی دشمنی یا کینہ نہیں وہ سراسر رحم اور **شفقت** کے مجسمہ ہیں اگر انہیں کوئی کینہ ہوتا تو زمیندار کی ضمانت کے موقعہ پر امداد سے احباب کو روک دیتے۔ یہاں قادیان میں ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ ان کی جماعت کو دکھ دیتے ہیں۔ وہ دوسرے وقت ان کے فیض سے ہر طرح مستفیض ہوتے اور فائدہ اٹھاتے ہیں ان کے متعلق یہ وہم سراسر ظلم اور جہالت ہے ہاں **فاروقی حمیت** بھی ہم مانتے ہیں اور اس کی

مختصر نوٹ

ادب سیکھو | حضرت خلیفۃ المسیح کی ان تقریروں کے متعلق جو لاہور میں ہوئی ہیں بعض لوگ عجیب عجیب قسم کے خطوط لکھتے یا خیالات کا اظہار کرتے ہیں یہ سراسر **نادانی** ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے جو کچھ بیان فرمایا اس کو قلمبند کر لیا گیا اور وہ حضرت **خلیفۃ المسیح** کی **اصلاح اور درستی** کے بعد شائع کر دیا گیا یہ خوب یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت **خلیفۃ المسیح** کی کوئی **تقریر** کبھی شائع نہیں کی جاتی جب تک وہ حضرت کو دکھا نہیں لی جاتی۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ **سرسری** طور پر دیکھ لیتے ہیں وہ **توبہ** کریں اور ایسے خیالات فاسدہ کو دل سے نکال ڈالیں حضرت **خلیفۃ المسیح** اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی **فراست** اور **نور قلب** کی تیز قوتیں رکھتے ہیں۔ ان کو خدا تعالیٰ نے ایسا ملکہ دیا ہے کہ وہ مصنف کی دو چار سطریں پڑھ کر اس کے **مذہب اور اخلاق** کا پتہ لگا سکتے ہیں۔ ہم میں سے کوئی اخبار نویس کبھی جرأت نہیں کرتا۔ کہ کوئی **تقریر یا مضمون** جو حضرت کی طرف منسوب ہو۔ اُس کو آپ کی اصلاح کے بدوں شائع کرے۔

بجٹ میں تبلیغ سلسلہ کا لحاظ رکھو | بجٹ سالانہ کا موقعہ آ گیا ہے اس لئے میں توجہ دلاتا ہوں کہ تبلیغ سلسلہ کے لئے اس میں اچھی گنجائش رکھنی چاہئے۔ بہت سے علاقے ہندوستان میں ایسے ہیں جہاں تبلیغ کی ضرورت ہے اور جماعتوں میں بھی تبلیغ سلسلہ کی ضرورت ہے تاکہ انہیں سلسلہ کی خصوصیات سے آگاہی ہو۔ میں امید کرتا ہوں کہ صدر انجمن اس سال کے لئے خصوصیت سے **واعظین سلسلہ** کا انتظام کریگی۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کا نتیجہ | انٹرینس کے امتحان کا نتیجہ نکل آیا جو دوسرے اسلامی سکولوں کے مقابلہ میں عمدہ ہے اللھم زد فزد۔ لاہور کے ایک معزز اسلامی پرچہ نے دوسرے اسلامی سکولوں کے نتائج بیان کئے ہیں مگر افسوس ہے کہ انہوں نے قادیان کے ہائی سکول کے نتیجہ کا ذکر نہیں کیا۔

علی گڈھ کالج کا جدید سکرٹری | علی گڈھ کالج کے جدید سکرٹری کے متعلق نواب محمد اسحاق خان صاحب کا نام لیا جاتا ہے اسی بعض حلقوں میں مخالفت ہو رہی ہے نواب وقار الملک صاحب نے علی گڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ میں اس پر ایک مضمون لکھا ہے اور اس میں ظاہر کیا ہے کہ ایم اے او کالج علی گڈھ کا سکرٹری کا عہدہ اور سر سید صاحب مرحوم و مغفور کی جانشینی کا مسئلہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے گویا **خلافت** کا ایک مسئلہ ہے... نواب صاحب کی بہت بڑی جرأت ہے کہ وہ ... **خلافت** کو علیگڈھ کالج کے سکرٹری شپ سے تعبیر کرتے ہیں یہ ہتک ہے مسئلہ خلافت کی۔ خلافت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص فیضان ہے جو کسی **انتخاب** سے وابستہ نہیں۔ کیا نواب صاحب آئندہ علی گڈھ کی سکرٹری شپ کو **خلافت کا رنگ دیکر خلافت راشدہ کی ہتک کرنا چاہتے** ہیں؟ آئندہ انشاء اللہ اس غلطی کو کھول کر بیان کرنے کی کوشش کی جاویگی جس میں علیگڈھ کے آئندہ سکرٹری کے متعلق بھی اپنے خیالات کا اظہار کر دیا جائیگا۔ وباللہ التوفیق۔

دارالامان کا ہفتہ | ۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح اور آپکے اہل بیت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیریت ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اپنے فیوض و برکات سے متمتع فرما رہے ہیں۔

۲۔ حضرت صاحبزادہ صاحب اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خوش و خرم ہیں صاحبزادہ صاحب نے عربی زبان میں ایک مجلس کالمہ قائم کی ہے جس کے ممبر عربی زبان میں کلام کرتے اور لکچر دیتے ہیں پہلے بھی یہ ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب اپنے اوقات گرامی کا ایک حصہ مدرسہ احمدیہ کی ایک جماعت کو ادب عربی پڑھانے کے لئے دیتے ہیں حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب جو ایف اے کا امتحان دیکر آئے ہوئے ہیں اور جن کی کامیابی کیلئے ہم دست بدعا ہیں۔ انہوں نے بھی پچھلے دنوں اپنے اوقات کا ایک حصہ مدرسہ تعلیم الاسلام میں دیا۔ ۳۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم و ارشاد سے جماعت کو لیکر نماز استسقاء پڑھی اور خدا تعالیٰ کے فضل کی بات ہے کہ اسی دن سے موسم میں تبدیلی ہو کر بارش کا سلسلہ شروع

زمیندار اور الحکم

(احمدی قوم کے توجہ طلب)

اخبار زمیندار کے ایڈیٹر مسٹر **ظفر علی خان** صاحب کو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے جو عناد اور پرخاش ہے اُسے احمدی قوم کبھی بھول نہیں سکتی۔ باوجودیکہ اس نے مداہنت کرکے **احمدیوں** کو مغالطہ دینا چاہا لیکن پھر بھی جب کبھی اسے موقعہ ملتا ہے تو اس کی زہریلی کچلیاں سلسلہ کے خلاف زہر اگل ہی دیتی ہیں اور کسی نہ کسی رنگ میں وہ سلسلہ کو بدنام کرنے کی ناکام کوشش سے نہیں چوکتا۔

چنانچہ ابھی گذشتہ مہینے جب حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی لاہور تشریف لیگئے تو اس نے سلسلہ کے اصولوں کے خلاف ایک عقیدہ حضرت سے منسوب کرکے **شائع** کر دیا اور احمدی قوم کو تشویش میں ڈالا۔ اور اب تک بعض لوگوں کو دھوکا لگ رہا ہے جس کے جواب یہاں سے دیئے جاتے ہیں۔

پھر اسی غلط فہمی کی بنا پر پیسہ اخبار میں ایک بیہودہ مراسلہ شائع ہوئی جس میں یہاں تک لکھدیا گیا کہ نعوذ باللہ حضرت خلیفۃ المسیح نے حضرت مسیح موعودؑ کا انکار کر دیا ہے۔ اس شرمناک اور ذلیل اتہام کے دور کرنے کے لئے ایڈیٹر الحکم نے حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ایک مضمون لکھا جو زمیندار میں بھی شائع ہوا۔ چونکہ یہ دونوں مضمون ایڈیٹر زمیندار کی قابلیت اور ثقاہت پر روشنی ڈالتے تھے اس لئے اس نے اس کی تلافی ایڈیٹر الحکم کو گالیاں دینا اور الحکم کو بند کر دینے کا فتویٰ جاری کرنے سے کی۔ گالیوں کے متعلق تو میں اتنا ہی کہونگا کہ مجھے اس امر کے ماننے میں کوئی تامل نہیں۔ کہ وہ اس فن میں استاد ہے ...

آنچہ در گفتار فخر تست آں ننگ من است

اس کا اختیار ہے کہ وہ گالیوں کے جس قدر تیر اپنے ترکش میں رکھتا ہے ایڈیٹر الحکم پر خالی کرے میری طرف سے اسے صدائے بازگشت نہیں آنے کی۔

رہا الحکم کو بند کرنے کا فتویٰ اس کے متعلق میں اسے للکارتا ہوں کہ وہ اپنے تمام مکائد عمل میں لانے سے کمی نہ کرے اس کے حلقہ اثر کے نیچے الحکم کے جو خریدار ہیں (اور یقیناً ایک بھی نہیں

جھنگ سیال اور ہندو پریس

"جھنگ سیال کی ۲۸ ہاڑ کی اشاعت سے متأثر ہوکر ٹھاکر سکھرام داس صاحب پروپرائٹر راجپوت گزٹ نے ایک سرکلر لیٹر بغرض اشاعت میرے پاس بھیجی ہے میں اس کو بلاکم وکاست درج کردیتا ہوں۔

ہندو پریس کی وقعت اور عزت کو محفوظ رکھنے کے لئے ہر مناسب تدبیر کا اختیار کرنا کسی دانشمند کے نزدیک غیر مناسب نہیں ہوسکتا مجھے افسوس ہے کہ لالہ لاجپت رائے صاحب کے ذریعہ سے کئے ہوئے راضی نامہ کی کوئی وقعت نہیں کی گئی۔ ہندو پریس کی یہ کشمکش ملک کے سچے بہی خواہوں" کو وہ ہندو ہوں یا مسلمان کبھی خوش نہیں کرسکتی۔ افسوس ایڈیٹر لالہ بانکا دیال ایڈیٹر جھنگ سیال نے اپنے پرچہ مورخہ ۲۸ ہاڑ میں صفحہ ۷ ایر ایک مضمون بعنوان "ہندو پریس کی شان" لکھا ہے جو آپ کی خاص توجہ کا مستحق ہے اس مضمون میں لالہ بانکا دیال نے ایک جگہ لکھا ہے۔ کہ پنجاب کے ہندو اخبار نویسوں میں ایک بھی باضمیر نہیں نکلا۔ دوسری جگہ لکھا ہے کہ پنجاب میں ایک بھی ہندو اخبار ذمہ وار ہاتھوں میں نہیں ہے پھر ایک جگہ لکھا ہے کہ ابھی تک پنجاب کے ہندو پریس میں ایک بھی لائق اخبار نویس پیدا نہیں ہوا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ لالہ بانکا دیال تمام پنجابی ہندو ایڈیٹران کو بددیانت۔ غیر ذمہ وار اور نالائق کا خطاب دیتا ہے کسی واحد شخص کے خلاف نہیں بلکہ ایک جماعت اور برادری کے خلاف اس قسم کا عالمگیر الزام تراشنا ایک نہائت دکھدائک اور شرمناک فعل ہے۔ جو نظر انداز نہیں ہونا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ضرورت ہے کہ تمام ہندو پریس لالہ بانکا دیال کی اس دل آزار اور سراسر جھوٹی الزام دہی کے خلاف زور سے پروٹسٹ کرے اور لالہ بانکا دیال کو اپنے الفاظ واپس لینے اور برادری سے معافی مانگنے پر مجبور کرے میں یہ بھی تجویز کرتا ہوں کہ اخبار نویسوں کا ایک عام جلسہ لالہ بانکا دیال کی اس حرکت کے خلاف اظہار ناراضگی کرنے کی غرض سے منعقد کیا جائے آپ کرپا کرکے میری یہ چٹھی اپنے اخبار میں مناسب رائے کے ساتھ شائع کرکے مشکور فرمائیں۔

آپکا داس ٹھاکر سکھرام داس مالک راجپوت گزٹ لاہور

عام اشتہار

گورنمنٹ ہند نے حسب سفارش گورنمنٹ پنجاب یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ چارہ کی اُن جملہ کھیپوں پر جو پنجاب کے کسی دیگر سٹیشن سے ضلع منٹگمری کے سٹیشن کو روانہ کی جائیں تو اُن کھیپوں کے کرایہ کے متعلق رعائتی شرح دوبارہ ۵ جولائی ۱۹۱۲ء سے تاحکم ثانی جاری کی جاویگی +

مقام لاہور۔ مورخہ ۵ جولائی ۱۹۱۲ء

دستخط

امیر الدین اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
وقائمقام میر منشی گورنمنٹ پنجاب

یونانی اور ویدک ادویات

ہندوستانی دواخانہ کی شہرت کافی ہو چکی ہے اور اس نے قلیل عرصہ میں معتدبہ اعتبار حاصل کر لیا ہے نہ صرف بلکہ خواص یہاں تک طبیب بھی اس کارخانہ کی ادویات کو ترجیح دیتے ہیں

اس دواخانہ کی عظیم کامیابی کا راز محض اخلاص اور صداقت ہے

جو ادویات اس کارخانہ میں بنتی ہیں وہ ہماری طب کی بہترین ادویات ہیں۔ صدہا سال کی خوبیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ آج بھی از مائش پر اپنا اصلی اثر دکھاتی ہیں

ہندوستانی دواخانہ میں جو ادویات بنائی جاتی ہیں اصلی

اور پورے اہتمام سے دواسازی کا اس میں انتظام ہے۔ اصلی اجزا خواہ کتنے ہی قیمتی ہوں یا سستے پورے ڈالنے پر بھی قیمتیں وہی لی جاتی ہیں۔ کیونکہ

یہ دواخانہ شخصی اغراض سے علیحدہ ہے اور اس کی آمدنی مدرسہ طبیہ اور شفاخانہ دہلی کو دیجاتی ہے۔

اس دواخانہ میں ہر ایک مرض کی ایک سے ایک اعلیٰ اور مفید دوائیں بنتی ہیں۔ جن کی تعداد پانسو تک پہنچ گئی ہے۔

اس دواخانہ کے جناب حاذق الملک حکیم حافظ اجمل خان صاحب رئیس اعظم دہلی سرپرست ہیں

بزرگوں نے اپنے اور اپنے بزرگوں کی خاص مجرب دوائیں لوجہ اللہ دی ہیں۔

نوٹ جن پر اثر اور مفید ادویات کے سبب سے اس دواخانہ کو شہرت حاصل ہوئی ہے وہ صرف اسی دواخانہ سے مل سکتی ہے اور کسی جگہ اس دواخانہ کی کوئی شاخ نہیں ہے

فہرست ادویات درخواست کرنے پر مفت ملتی ہے

خط کا پتہ :۔ بالکل یہی الفاظ لکھئے۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی ۔ تار کا پتہ :۔ میڈیسنز دہلی

کیا آپ بیمار ہیں؟

جبکہ آپ کی طبیعت درست نہ ہو۔ اس سے کچھ بحث نہیں کہ کونسی آپ کو شکایت ہے آپ ضرور خود سے یہ سوال کیجئے کہ آیا دن بھر میں ایک دست صاف ہو جاتا ہے اگر یہ بات نہ ہو تو رات کو سوتے ڈونس ڈنر پلس (ڈون کی ہاضمہ کی گولیاں) دو یا تین کھا لیجئے دوسرے دن صبح کو دست صاف ہو گا۔ اور بیشتر کی نسبت آپ کو فوراً زیادہ اچھا معلوم ہوگا۔ قبض کی وجہ سے آنتوں میں فضلے زیادہ دیر تک رہتے ہیں۔ اور ایسا فاسد مادہ پیدا کرتے ہیں جو دنیا کے نصف سے زیادہ مرضوں کا باعث ہوتے ہیں۔ اس سے بخوبی سمجھا جائیگا کہ کیوں قبض سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ جگر کی شکایت۔ ہیجان۔ صفرا۔ صفراوی بخار یا تپ۔ بدہضمی۔ پٹھوں کی کمزوری جسم کی نقاہت۔ امراض قلب یعنی دل۔ دوار یعنی چکر آنا۔ دردسر۔ نفخ کھٹی ڈکاریں آنا۔ مستورات کی بیماریاں۔ اگر بہت عرصہ یہی حالت رہے تو خون کثیف ہو جاتا ہے۔ ڈونس ڈنر پلس (ڈون کی ہاضمی گولیاں) نباتات سے بنائی گئی ہے اور مذکورۃ الصدر مرضوں کو مٹاتی ہیں کیونکہ وہ فاسد اور زہریلے اجزوں کو نکالتی ہیں جگر کو قوت عطا کرتی ہیں قیمت فی شیشی ۴ ر ۸ ر ۱۲ ر۔ بارہ آنہ والی شیشی میں ۱۶۰ گولیاں ہیں۔ جو ۴ ر والی شیشی سے چوگنی ہیں۔ ۱۲ ر والی شیشی ڈون۔ پی او باکس نمبر ۲۰ بمبئی سے طلب کرو۔



سچائی کا جھنڈا

اشتہارات کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز طراری آجکل وہ سماں دکھا رہی ہے کہ الامان لیکن ہمارا کام صرف باتوں سے ہی نہیں چلتا۔ ہم پہلے مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگواؤ۔ بھلا اس میں بھی دھوکہ ہے قوائے تناسل کے متعلق ان دنوں مختلف بیماریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے اسی مرض کے لئے یہ معجون تیار کی ہے جسکے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل انشاءاللہ فوراً رفع ہوتے ہیں اور ہر قسم کی شکایت کے لئے انشاءاللہ مفید ہے۔ اول نمونہ مفت منگائیے پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمائیے

طلائے طلسمی

سرمہ سلیمانی

سنون دندان

حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ حمدیہ بلب کنہ مطلع دہلی